



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اکیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 7 اکتوبر 2010ء بمقابل 27 رووال 1431 ہجری بروز جمعرات۔

نمبر شار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	05

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر محمد اسلم بھوتانی

ڈپٹی اپیکر----- سید مطعی اللہ آغا

ایوان کے افسران

جناب محمد خان مینگل ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد عظیم داوی۔ ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہ وانی ----- چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 7 اکتوبر 2010ء بمقابلہ 27 رشوال 1431ھجری بروز جمعرات بوقت صبح 11:40 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب محمد اسلم بھوتانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُسِينَ لَكُمْ وَيَهْدِيْكُمْ سُنَّ الدِّيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ طَوَالِلَهُ عَلِيْمٌ
حَكِيمٌ ﴿١﴾ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ قَفْ وَيُرِيدُ الدِّيْنَ يَتَبَعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا
مِنْ لَا عَظِيْمًا ﴿٢﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّفَ عَنْكُمْ حَوْلَكُمْ وَخُلُقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٣﴾

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ النساء آیات نمبر ۲۶ تا ۲۸﴾

ترجمہ: اللہ چاہتا ہے کہ (اپنی آئیں) تم سے کھول کر بیان کرے اور تم کو (اگلے لوگوں کے طریقے بتائے) اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جانے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے کہ تم سید ہے راستے بھلک کر دو جا پڑو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا ہو اے۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب اپیکر: اللہ عزیز حبیب الرحمن الرحيم۔

حاجی علی مدینگٹک: جناب اپیکر۔ point of order.

جناب اپیکر: جناب علی مدینگٹک on point of order

حاجی علی مدینگٹک: جناب اپیکر صاحب! میں تین دن پہلے پارٹی کے، ہٹی کے صدر کے دعوت پر میں ڈیرہ مراد جمالی گیا۔ وہاں پر ایکشن کمیٹی کے ساتھیوں نے ایک جلسہ رکھا تھا۔ مجھے اور میر بختیار خان کو مدعو کیا تھا۔ ہم جا کر کے وہاں جلسہ کر کے جب ہم واپس آ رہے تھے تو سبی کے ٹولیکس پر اور ڈھاؤڑ کے چیک پوسٹ اور مچھ کے چیک پوسٹ پر ایکسائز کے لوگ پولیس کی بھاری نفری کھڑا کر کے کہ آپ ان لوگوں کو گرفتار کیا جائے۔ جب سبی کے ڈی پی اونے ڈی ایس پی نے اور وہاں کے ڈی ای نے گرفتاری کرنے سے انکار کیا، تو ان دونوں کو معطل کیا گیا۔

جناب اپیکر: جنک صاحب! ایک منٹ۔ یا پاک privilege motion کے اُنمیں آتا ہے، آپ اسکو طریقے سے اسکو اسمبلی میں لے آئیں۔

حاجی علی مدینگٹک: جناب اپیکر! آپ کی اجازت کے بغیر ایک ممبر کو کیسا وہ لوگ وہ کر سکتے ہیں۔ میں پارٹی کے پروگرام میں جاتا ہوں۔ آپ وہاں کے میڈیا کو بلا وہ میڈیا والوں کے سارے ریکارڈ مانگو۔

جناب اپیکر: جنک صاحب آپ اسکو proper طریقے سے آپ rules کے تحت اسکو لائیں۔

حاجی علی مدینگٹک: میں نے وہاں نہ صوبائی گورنمنٹ نہ میں نے کسی کے بارے میں، وہاں میں نے اس حلقت کے رشوت خور وزیر کے بارے میں ضرور میں نے بات کیا ہے اسکی شیطانی کی وجہ سے آج۔۔۔

جناب اپیکر: thank you. آپ proper طریقے سے اسکو لے آئیں۔

حاجی علی مدینگٹک: اگر ہمارے اوپر کوئی کیس ہے میں کوئی نہیں گھومتا ہوں کیوں نہیں پکڑتے ہیں ہم کو۔

جناب اپیکر: Thank you. وقفہ سوالات۔ آپ proper طریقے سے اسکو take-up کریں۔ According to the rules. پھر ہم اسکو consider کر لینے۔ ٹھیک ہے اگر آپ کے ساتھ ہوا ہے تو آپ proper طریقے سے لے آئیں۔ وقفہ سوالات۔ mover نے request پیش گی ہے کہ وہ کسی وجہ سے نہیں آسکتے ہیں اور request پیش گی ہے کہ انکو defer کیا جائے۔ آج کے سوالات next session کیلئے کیتے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترم شیخ جعفر خان صاحب، ممبر، بلوچستان صوبائی اسمبلی بوجہ ضروری کام 7 اکتوبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم محمد رحیم مینگل صاحب، وزیر، بوجہ ناسازی طبیعت 17 اکتوبر

2010ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ نسرين رحمٰن کھیتان صاحب، وزیر، ملک سے باہر جانے کی وجہ سے 12 ستمبر سے 30 اکتوبر تک کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ محترم انجینئر زمرک خان صاحب، وزیر، اسلام آباد جانے کی وجہ سے 17 اکتوبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر قمر علی چکی صاحب، وزیر، بوجہ ناسازی طبیعت 17 اکتوبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم سردار مسعود لوئی صاحب، وزیر، اور الائی جانے کی وجہ سے 7 اور 18 اکتوبر کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ عظیمی پیر علی زئی صاحب، نجی مصروفیات کی وجہ سے 17 اکتوبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم میر شاہ نواز مری صاحب، سرکاری مصروفیات کی وجہ سے 17 اکتوبر 2010ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر عبدالرحمٰن مینگل صاحب، وزیر، دوڑے پر جانے کی وجہ سے 17 اکتوبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ درخواستیں منظور ہوئیں۔ وزیر محنت و افرادی قوت بلوچستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینٹر وزیر و وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): میں وزیر محنت و افرادی قوت بلوچستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اپیکر: بلوچستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ آپ نے وزیر محنت کے behalf پر پیش کیا ہے۔ On behalf of Minister Labour.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مکملہ مواصلات و تعمیرات): جناب اپیکر! point of order.

جناب اپیکر: آپ ایک منٹ صادق صاحب! یہ سرکاری کارروائی ہو جائے کیونکہ اس درمیان نہیں ہوتا ہے۔ Then I will take your point of order.

وزیر مکملہ مواصلات و تعمیرات: جناب اپیکر صاحب!

جناب اپیکر: جی صادق عمرانی۔

وزیر مکملہ مواصلات و تعمیرات: جناب اپیکر! یہ مسودہ جواہی table ہوا ہے یہ کیبٹ میں پیش ہی نہیں ہوا ہے۔ اسکو اسٹری کرنے دیں اسکے بعد اسکو table کیا جائے۔

جناب اپیکر: یہ کیبٹ سے approve ہو کے آیا ہے صادق صاحب۔

وزیر مکملہ مواصلات و تعمیرات: approve ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ Cabinet سے approve ہو کے آیا ہے۔ وزیر مخت و افرادی قوت بلوجستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون نمبر 14 (مسودہ قانون نمبر 14 مصروفہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

سینئر وزیر و وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: میں وزیر مخت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوجستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون نمبر 14 (مسودہ قانون نمبر 14 مصروفہ 2010ء) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوجستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون نمبر 14 (مسودہ قانون نمبر 14 مصروفہ 2010ء) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوجستان انڈسٹریل ریلیشن کا مسودہ قانون نمبر 14 (مسودہ قانون نمبر 14 مصروفہ 2010ء) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔ اسمبلی کی مزید کوئی کارروائی نہیں ہے۔ اگر کوئی ممبر بولنا چاہے تو میں انکو فلور دیتا ہوں۔ جی سیم کھوسہ صاحب۔

میر سعیم احمد کھوسہ (وزیر زکواۃ، عشر، حج و اوقاف): جناب اسپیکر صاحب! پچھلے اجلاس میں ہم نے کافی سیالب کے حوالے باتیں کی تھیں۔ دو گھنٹے مختص کیے گئے تھے۔ جناب والا! اُسی کے حوالے سے میں تھوڑا اور کہنا چاہتا ہوں وطن کا رڑ کے حوالے سے۔ جو پنجاب اور سندھ اور خیر پشتونخوا میں اسوقت جاری ہو چکے ہیں۔ کافی حد تک۔ لیکن بلوجستان میں بہت ہی سستی کے ساتھ اسکے اوپر کام ہو رہا ہے۔ جناب والا! اور جعفر آباد واحد سٹرکٹ ہے بلوجستان کا جو تقریباً 95% سیالب نے اسکو تباہ کر دیا۔ اُس کیلئے آپ کے توسط سے، چیف منٹر صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن میں انکو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے جعفر آباد کو 100% یہ وطن کا رڑ جاری کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ میرے خیال میں 5% کا فرق پڑتا ہے لیکن اس سے ہو گا یہ جو کافی لوگ رہ جائیں گے وہ جو سروے جو ہو گا اسے تھوڑے آگے پچھے ہو جائیں گے جائیں گے کہ 95% کے 100% کیے جائیں تو لوگوں کے کچھ دکھوں کا مد ادا ہو سکے۔ اور اسکے ساتھ جناب اسپیکر صاحب! حیر دین سے اوپر جعفر آباد کا میر اعلقہ صحبت پور حیر دین کے اوپر کا علاقہ ہے دیہ کنڈ رانی، دیہ گاجانی، دیہ نندوانی، دیہ باچکانی، دیہ بگٹی، بگٹی tribe کے کافی لوگ رہتے ہیں۔ اور دیہ جھکرانی۔ وہاں پر اسوقت تک ایک دانہ بھی گورنمنٹ کی طرف سے نہیں پہنچ سکارا شن کی صورت میں۔ میں نے اپنے محدود وسائل کے تحت جتنا بھی ہو سکا میں نے وہاں پر لوگوں کو relief پہنچانے کی کوشش کی۔ اب آپ سے گزارش ہے جناب اسپیکر صاحب! کچھ اس طرح کاروینگ دیں کہ وہاں لوگوں کو ٹینٹ اور راشن پہنچ سکیں ان علاقوں میں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ انہیں تیزی لایا جائے وطن کا رڑ میں کہ یہ لوگوں کو مل سکیں تاکہ لوگوں کا کچھ دکھ کم ہو سکے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر: یہ آیا ہے وزیر خزانہ صاحب ان سے۔ وزیر خزانہ صاحب! وطن کا رڑیا provincial subject ہے یا federal کون دے رہا ہے یہ؟

میر محمد عاصم کرد گیو (وزیر خزانہ): میر بانی اسپیکر صاحب! یہ Sir Federal project ہے۔ ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: تو ہمارے معزز فنڈر صاحب نے point raise کیا ہے کہ باقی تین صوبوں میں وطن کا رڑ کا اجراء ہو چکا ہے جو سیالب زدگان ہیں اُن کیلئے بلوچستان میں نہیں ہوا ہے۔ تو آپ میر بانی کر کے Federal Government سے اسکو take-up کریں۔

وزیر خزانہ: جی ہاں کچھلی دفعہ نواب صاحب اور ہم گئے تھے Prime Minister سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ”میں اسکا اجراء بھی بلوچستان میں کر دیں گے۔“

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you۔ اور دوسرا انہوں نے ایک point raise کیا ہے، کوئی سیالب زدگان میں انکے حلقة میں کچھ علاقے ہیں جہاں پر کوئی امداد نہیں پہنچی ہے۔ تو آپ PDMA سے بات کر لیں تاکہ انکو بھی اُسمیں cover کر لیں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر صاحب! کچھلی دفعہ جو ہم نے ڈورہ بھی کیا تھا نواب صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے، جتنے انہوں نے طلب کیں تو انکو تھج دیے تھے۔ اور یہ بھی راشن وغیرہ۔

جناب اسپیکر: اگر کوئی جگہ رہ گیا ہے تو انکو زوراً دیکھ لیں؟

وزیر خزانہ: اور جن علاقوں میں نہیں پہنچے ہیں آج میرے knowledge میں لائے ہیں، میں PDMA کو کہہ دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you۔ جی صادق عمرانی صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے اندر 22 جولائی کو جو سیالب آیا تھا اس پر آپ نے دو گھنٹے اس پر بحث رکھا لیکن وہاں تھا پلیس کا پاسنگ اور پریڈ تھا، میں نہیں بول سکا۔ بلوچستان حکومت نے ایک ارب پینتالیس کروڑ روپے جب سے سیالب یہاں بلوچستان میں آیا اس سلسلے میں حکومت بلوچستان نے اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے ایک ارب پینتالیس کروڑ روپے کا لوگوں کو فوری امداد دیا۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جتنے بھی اراکین اسمبلی ہیں ایک ایک کروڑ روپے چیف منستر نے ائکے صواب دیدی فنڈر سے انکو دیے تاکہ آپ اپنے لوگوں کو خوارک یا ٹریکٹر آور زیا کیش کی صورت میں دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اور وہاں سے حکومت نے بیرونی ممالک سے جو بھی امدادی سامان آیا

، این جی اوز اور انہوں نے دی۔ اور یہ کہنا ناکافی ہے کہ حکومت نے جعفر آباد میں نہیں دی ہے۔ میرے خیال میں جتنا جعفر آباد میں این جی اوز اور انتظامیہ نے وہاں پر سیالاب کیلئے کوشش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے بہت کی۔ جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے اسوقت تک کوئی پانچ کروڑ روپے دیے تھے صرف سیالاب کی اُس میں، جو بالکل ناکافی ہے۔ جبکہ چیف منسٹر نے انکو کوئی میں ارب روپے کا ڈیماؤنڈ دیا ہے کہ یہاں بلوچستان میں جو نقصانات ہوئے ہیں وہ آئی ارب روپے کا نقصان۔ کیونکہ جعفر آباد جیسے کہ معزز رکن نے کہا بالکل 100% مساوائے اوستہ محمد شہر کے، باقی پورا علاقہ زمینداروں کا بالکل تباہ ہوا ہے۔ ایک تو وہ لوگ متاثر ہوئے جن کے گھر تباہ ہوئے شہر کے شہرتباہ ہوئے۔ ایک وہ زمیندار جن کے فصل بچ ہوئے ہیں گھر بچے ہوئے ہیں لیکن کیر تھر کی نال میں شکاف ہے وہ پر نہیں ہو رہے ہیں تو پانی نہیں ملا۔ جو تیار فصلات تھے شالی وغیرہ وہ اتنے تباہ ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ پوری کوشش ہو گی۔ معزز رکن، ہم سب مل کے نصیر آباد جعفر آباد یا بلوچستان کے اندر جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں، بلکہ اور بھی ارکین اسمبلی یہاں پر جو ہمارے اتحادی جماعت کے بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی یہی درخواست کروزگا کہ حکومت نے جو ایک ایک رکن کو جو ایک ایک کروڑ روپے دیے ہیں وہ نصیر آباد، جعفر آباد میں جا کر ان لوگوں کی مدد کرے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ thank you.

جناب اپیکر: Thank you, ok. **جی ناصر جمالی صاحب۔**

سردارزادہ ناصر خان جمالی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اپیکر صاحب! شکر یہ آپ نے مجھے موقع دیا یہاں پر بولنے کا۔ چارتار تھے کے اجلاس میں بھی چند باتیں سیالاب کے اوپر ہوئیں لیکن آج پھر ہمارے قائد ایوان موجود نہیں ہیں، کئی ممبر ان موجود نہیں ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ مہینہ اس سیالاب کا ہو چکا ہے، جب یہ سرحد سے یہ سیالاب شروع ہوا، یہ پانی شروع ہوا اور ابھی تک more than fifty days پانی ہمارے علاقے میں چل رہا ہے۔ اسکا flow ہے گزر رہا ہے۔ لیکن اس عرصے میں ہمیں ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کی میں بات نہیں کرتا وہ تو پہنچ نہیں کہاں ہے؟ کب پہنچ گی؟ یا نہیں پہنچے گی؟ As far as We have not seen any backup ابھی تک provincial government is concerned

کام ہوا، جس حد تک ہوا۔ کیسے ہوا؟ کہاں تک پہنچا؟ کہاں تک نہیں پہنچا۔ Now there is no time for that کہ ہم اس پر بیٹھ کے ایک دوسرے کو blame کریں۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہماری پروشن گورنمنٹ اس چیز میں اسکو اتنا

non-serious attitude اور اسکو کیوں لے رہی ہے؟ اور یہ اگر ہم اس پر ابھی honestly sincerely اسکو

work-out نہیں کرتے، کوئی اسکا back-up plan نہیں رکھتے۔ اریکیشنس سسٹم ہمارا بحال نہیں ہوتا۔ جو لاکھوں کی

تعداد میں لوگ زمیندار، ہاری وہاں پر جنکے نقصانات ہوئے ہیں۔ اگر اگلی فصل کیلئے انکا اریکیشنس سسٹم بحال نہیں ہوتا۔ پانی

نہیں ملتا۔ تو اسکے اثرات صرف جعفر آباد نصیر آباد تک نہیں رینگے۔ میں honestly آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں کہ پہاڑوں کا سلسلہ، بلوچستان میں امن و امان کی صورت، آپ کے سامنے ہیں۔ قلات سے لیکر کوئی رات کو دن میں کوئی سفر نہیں کر سکتا۔ کوئی کے اپنے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ لیکن یہ چند ہمارے بلوج tribe جو pro-pakistani کھلاتے تھے، جو ہمیشہ پاکستان کے حق میں رہے۔ اگر یہ چیز back-up plan نہیں رہا rehabilitation نہیں ہوئی۔ کھاد بین نہیں ملا۔ وطن کا روپ نہیں ملے یا کسی قسم کے امداد۔ راشن تو وہ خود بھی کر لیں گے۔ راشن مہینے دو مہینے کے بعد یہ کارروائی بھی حکومت کی ختم ہو جائیگی۔ لیکن وہاں پر پھر یہ جو اس حکومت کے خلاف اور اس ملک کے خلاف جو نفرت پیدا ہوگی وہ صرف نصیر آباد۔ جعفر آباد تک نہیں آیے گی وہ آپ کے پورے بلوچستان کو effect کر گی۔ اور یہ ایک آدھ صوبہ جہاں قدرے حالات بہتر ہیں امن و امان ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہم تو ویسے ابھی تک جو گورنمنٹ نظر آ رہی ہے ابھی تک امن و امان کی حالت میں serious نہیں ہیں۔ ابھی تک ہم کسی چیز کو وہ نہیں کر سکے۔ چاہے وہ کوئی بھی ڈسٹرکٹ ہو۔ قلات ہو مسٹونگ ہو یا کوئی ہو۔ تو نصیر آباد اور جعفر آباد تو اُدھر plains ایریا ہیں۔ وہ تو ہمیں کہیں کا بھی نہیں کچھ ہو یا ہو گے۔ اور ہمارے بعد وہ یہاں پر آپ کو اسکے اثرات نظر آئیں گے۔ یہی pro-pakistani لوگ اسکیں ہم خود شامل ہیں پاکستان بنانے میں ہمارے بڑوں نے پاکستان کی بہت خدمات کی ہیں۔ ہم خود جو ہمارے ساتھ سلوک کیا گیا۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ گورنمنٹ کو یہور کر میں نے آفیسرز نے کس طرح انکویوی picture painted کی گئی۔ کہ ”جی وہاں پر اتنا ہوا ہے اتنا یہ ہوا اتنا وہ ہوا ہے“۔ ہوا ہے ہم مانتے ہیں لیکن وہ جو ہمیں قابل قبول نہیں ہے کہ وہ کس طرح کیا گیا؟ جو کچھ کیا گیا یا کیا کچھ ہو رہا ہے وہ ناکافی ہے۔ اگر is sincerely اس پر کوئی plan نہیں بنایا جاتا اسکی کوئی پالیسی نہیں دی جاتی تو میں سمجھتا ہو I am sorry to say کہ جو حالات ہیں اگلے دو تین چار مہینے کیونکہ اسکا ابھی back clash آتا ہے۔ جب یہ لندم کی فصل بھی نہیں ملے گی انکو، اسکے بعد انکے پاس کھانے کو راشن گورنمنٹ بند کر دیگی، اسکے بعد یہ غریب لوگ even زمیندار۔ اب امیر غریب سب ایک ہو چکے ہیں، سب برابر ہو گئے ہیں۔ ایک ہی لائن میں آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ تو یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ تو definitely crimes rate ہو گئے ہیں۔ ایک ہی لائن میں آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ تو یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ تو definitely crimes rate ہو گئے ہیں۔ اور یہ جو ہمارے ساتھ سندھ نے سلوک کیا ہمیں ڈبو یا گیا ہم pro-pakistani ہونے کے باوجود حالات خراب ہو گئے۔ اور یہ جو ہمارے ساتھ سندھ during the floods جو ہم نے دیکھا، جو ہمارے ساتھ سلوک ہوا۔ یہاں پر غلط picture paint کی گئی۔ تو آخر ہم بھی کسی نہ کسی چیز پر کسی نہ کسی پر کسی نہ کسی step کو لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کوئی نہ کوئی سوچ ہمارے اندر بھی چل رہی ہو گی۔ اور یہی چیز آگیا ہے۔ میں ایک بار پھر آپ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر: Thank you, thank you.

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی (وزیریین الصوبائی رابطہ): جناب اپسیکر صاحب! ایک قدرتی آفت سیالب کی صورت میں

پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے، پچھلے کوئی پچاس سال تھے دونوں سے۔ یہاں بحث کے دوران یہ پتہ چلا ہے کہ جن اسی ممبران محترم کے علاقوں میں یہ آفت آئی ہے، کم از کم صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت ان علاقوں کی cooperation آپس میں بہتر کریں۔

جناب اسپیکر: صوبائی رابطے کی وزیر آپ تھیں۔ آپ امریکہ چل گئیں۔ تو کون رابطہ رکھتا مرکز اور صوبے کے درمیان ؟ (ڈیک بجائے گئے)۔

وزیر بین الصوبائی رابطہ: آپ کی اسپیکر صاحب شکر یہ۔ میں صرف سیالاب زدگان کی خاطر میں نے اپنا امریکہ کا دورہ cancel کر دیا تھا۔ میں بالکل پاکستان میں رہی ہوں۔

جناب اسپیکر: اچھا لیکن نظر نہیں آئیں آپ؟۔

وزیر ایمن رابطہ: اور میں رابطے میں رہی ہوں۔ اور میں coordination میں انکے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ تو آپ سے گزارش ہے اس اسی میں سے کہ جو اضلاع effect ہوئے ہیں انکے ممبران جو ہیں وہ direct وفاقی حکومت سے اور صوبائی انگلی coordination ہونی چاہیے تاکہ بہتر انداز میں انگلی grievances ختم ہو۔

Thank you very much.

جناب اسپیکر: Thank you. - جی جنک صاحب on point of order -

حاجی علی مدد حنگ: جناب اسپیکر! ہمارا روزنامہ ”قدرت“ پشتو اخبار ہے جو کہ بلوچستان میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں پہلا اخبار ہے جو ہمارے صحافی بھائیوں نے نکالا ہے۔ پچھلے ایک آٹھ نو مہینے سے تمام چھوٹے اخباروں کی شکایت آئی ہیں ممبروں کے پاس کہ ہمارے لئے بات کریں خصوصاً یہ جو پشتو اخبار ہے اسکا پورا ایک آٹھ نو مہینے سے اسکا اشتہار بند کیا گیا ہے۔ یہ ایک معماشی قتل ہے۔ ملازم یہ روزگار ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کا جمہوریت کیلئے آپ کیلئے ہمارے لئے بہت سی قربانیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس طرح نا انصافی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ، دوسرا جناب اسپیکر میں معذرت کے ساتھ جیسے کہ ہمارے بھائی میرنا صرخان جمالی نے کہا کہ یہ بیور و کریسی کے بارے میں۔ آج تیسرا مہینہ ہے ہم چودہ پیپلز پارٹی کے جو ممبران نے ہم نے بائیکس بائیکس لاکھ روپے جعفر آباد کے سیالاب زدگان کیلئے ہم نے پیسے دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام لوگوں کو مل گئے۔ میں جب بھی کہشنا، ڈی سی اکلوون کرتا ہوں بولتا ہے ”کل آپ کا سامان تیار ہے“۔ آخر میں میرے PS کو جواب کیا۔ بولتا ہے ”اوپر سے آرڈر ہے“۔ اگر ایک ممبر کا PRP فنڈ کو اس طرح اسکوٹر خائیں تو پھر ہمارا کیا فائدہ ہے یہاں پیٹھنے کا؟۔ ہم بھی اپنے اس بھائیوں کے ساتھ جا کر جدو جہد کریں۔ کیونکہ وہ بھی ہم سے ناراض ہیں۔ یہ بھی ہم سے ناراض ہیں۔ تو پھر ہمیں ایک راستہ دیا جائے۔ چلو میرا ایک قصور ہے، ہمارے حلے کے لوگوں کا تو کوئی قصور نہیں ہے جو ہمارے تمام چیزوں کو بند کیا گیا ہے۔

جناب اپیکر: ok جی۔ آپ Minister Information انہوں نے جو point raise کیا ہے کسی اخبار کے حوالے سے، ہمارے Honourable Member نے، آپ دیکھیں کہ کسی کے ساتھ نا انصافی نہ ہو۔ سردار اسلام صاحب۔

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): جناب اپیکر صاحب! جمالی صاحب کی بات کو میں آگے بڑھاتے ہوئے کچھ گزارش کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں چار تاریخ کو کراچی میں جناب پریزیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ایک اہم میئنگ ہوئی تھی جسمیں سندھ کے وزیر اریکلیشن، سیکریٹری اور ہمارے بلوچستان کے ہم بھی ساتھ تھے۔ تو اس حوالے سے میئنگ ہوئی کہ کیسا یہ سسٹم جو کیروڑ کیناں کا ہے یا جو ریجیون میں جو نقصانات ہوئے ہیں اس طرح اسکو ہم کس طرح بحال کریں؟ جو ہماری ضروریات تھیں وہ وہاں ہم نے پریزیڈنٹ صاحب سے بات کی۔ انکے گوش گزار کئے۔ سندھ والوں نے اپنے مسائل پیش کیئے۔ تو سوقت بلوچستان حکومت کی ہماری سب سے بڑی یہ کوشش ہوئی چاہیے کہ کسی طرح سے کیروڑ کیناں کو بحال کریں تاکہ ریجیون کی فصل جو صرف ایک مہینہ بیج گیا ہے نومبر کے آخر تک اسکی بوائی جو اسکی گندم کی اسکے بعد نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بلوچستان والوں نے، ہم لوگوں نے بغیر پیسے کے، ابھی تک کوئی ہمیں پیسے نہیں ملے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں نے اپنے طور پر چھوٹا موٹا کام شروع کر دیا ہے۔ ہمارے ایکسکو یٹر اور مشینیزی کام کر رہے ہیں۔ لیکن سندھ والوں نے ابھی تک کوئی بھی اس پر کام شروع نہیں کیا ہے۔ جوانا کا ایریا 52 کلومیٹر بنتا ہے میرے خیال میں جو پورا سندھ کا۔ تو ہم نے وہاں ہمارے منشڑتھے نادر مگسی صاحب، ان سے بھی میں نے یہ گزارش کی کہ آپ مہربانی کر کے سندھ حکومت کو کہیں کہ وہ کم از کم کیروڑ پر فوری پر کام شروع کر دیں۔ لیکن انکے اپنے مسائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”جی ہمارے اور priorities ہیں۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں آخر میں“۔ بھائی جب آخر میں آپ اس پر آئیں گے ہمارے لئے تو کچھ نہیں پیچے گا۔ چاول کی فصل تو ختم ہو گئی، لوگوں کی۔ ابھی گندم کی جو آنیوالی فصل اگر نہیں ہو گیا جس طرح ہمارے بھائی جمالی صاحب نے بولا وہاں ایک عجیب حالت پیدا ہو گی۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بننے گا۔ میں کہتا ہوں لوگ اس عالم میں ہونگے کہ اسکے لئے وہ مجبور ہیں کہ ڈاکے پڑیں، چوریاں ہوں۔ تو میں اس اسمبلی کے توسط سے اور آپ کے توسط ہم مرکزی حکومت اور سندھ حکومت کو خصوصی طور پر یہ request کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے وہ کیروڑ کا جواہریا ہے جہاں سے پانی آتا ہے سندھ سے ہو کے اس پر اگر کام جلد از جلد شروع کریں تاکہ ہم لوگ یہ جو گندم کی فصل ہے اس پر کچھ کر سکیں۔

جناب اپیکر: thank you.

وزیر آپا شی و بر قیات: sir میری عرض سنیں! ریجیون پر ہمارا کام already شروع ہے۔ پرسوں ہمارے ریجیون کیناں پر جو ہماری مشینیزی کام کر رہی تھی اس پر فائز نگ ہو گیا ہے۔ ہمارے ایک ایکسکو یٹر کو گولیاں لگیں اسکے نقصانات ہوئے ایک

ڈرائیور کو انعام کر کے لے گئے ایک آدمی زخمی ہے۔ ہم نے کمشنر کو یہ request کی ہے کہ آپ ہمیں کم از کم سیکیورٹی تو دیں۔ بغیر سیکیورٹی کے کوئی ڈرائیور کوئی مشینزی وہاں پر جانے کیلئے تیار نہیں ہے۔ چونکہ صادق صاحب اور جمالی صاحب یا ہمارے دوست اس علاقے کے نمبر ہیں وہ کم از کم اس حوالے سے کمشنر کو بولیں سیکیورٹی دیں تاکہ کام ہو سکے۔ اگر اس طرح ہو گیا تو یہ کام نہیں ہو گا۔ کیونکہ پرسوں اس پر فائزگ ہوئی تھی شاید آپکے علم ہو گا جی۔

جناب اپیکر: ٹھیک ہے۔ جی عین اللہ مس صاحب۔

جناب عین اللہ مس (وزیر صحت): thank you گذشتہ دن جب میں یہاں سے چلا گیا اور ہیلتھ کے حوالے سے ہمارے ایک معزز رکن نے یہاں پر کچھ بتیں کیں۔ اور اس سے پہلے بھی شایدِ قیہ ہاشمی صاحب بھی اُنکے ساتھ تھیں۔ ایک بیان بھی انہوں نے دیا تھا کہ ”ہیلتھ و جنجوڑ نہ ہے۔ اور یہ کہیں نظر نہیں آتا ہے اور انہوں نے کچھ نہیں کیا ہے۔“ تو وہ تو پر لیں کافرنس میں واضح کر چکا ہوں سب کچھ کہ کتنا ہم نے treatment کیا ہے اور کس کس شعبے میں کیا ہے۔ کن معاملات میں کیا ہے۔ لیکن پرسوں جب میں چلا گیا یہاں سے دونوں تحریک التواء پر بھی میں نے بحث کی اور قرداد پر بھی۔ اُسکے بعد جب میں چلا گیا ایک ناصرخان صاحب اور کچھ ساتھیوں نے بات کی تھی ہیلتھ کے حوالے سے۔ تو میں یہ گزارش کروزگا کہ اگر آپ چاہیں یا مناسب صحیح میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو کچھ سیالاب کے دوران ہو چکا ہے، پورے ایوان کو میں بریفنگ دوں گا۔ تمام شعبوں میں جہاں پر میں نے کام کیا ہے یا میرے ڈیپارٹمنٹ نے کام کیا ہے۔ جتنا out put ہم دے چکے ہیں، اُس کیلئے میں تیار ہوں۔ اور پورے ایوان کے سامنے میں اُسکی detail بھی دوں گا۔ اور بریفنگ بھی دوں گا۔ اور اگر نہیں تو میرے خیال میں کم سے کم اگر وہ تائید نہیں کرتے ہیں تو حوصلہ شکنی تو نہ کریں۔

جناب اپیکر: نہیں آپ کافشنر صاحب! ہیلتھ کے حوالے سے یقیناً آپکے محکمے کی اچھی performance ہے خاص کر کے پولیو کے حوالے سے بڑا کام کیا ہے کہ کوئی ایسا کیس ان دونوں میں نہیں ہوا ہے۔

وزیر صحت: لیکن وہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص ذاتیت میں جا کے ---

جناب اپیکر: ہم آپکے efforts کو appreciate کرتے ہیں، آپکے ڈیپارٹمنٹ کا، واقعی کام کیا ہے۔

وزیر صحت: Thank you very much.

جناب اپیکر: Thank you۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 18 اکتوبر 2010ء بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر پانچ منٹ پر اختتام پذیر ہوا)